REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ۱۰ ؍

جلد ۴۶/۱۱ | ۱۴ ؍ وفا ھ ۱۳۳۶ ش ۱۴ ؍ جولائی ۱۹۵۷ء | نمبر ۱۶۵

کشمیر کے بارے میں پاکستان کے موقف کو تمام امن پسند ممالک صحیح تسلیم کر چکے ہیں

امریکی نیشنل پریس کلب کے جلسہ میں مسٹر سہروردی کی تقریر

واشنگٹن ۱۳ ؍ جولائی - وزیر اعظم پاکستان مسٹر حسین شہید سہروردی نے کل واشنگٹن میں نیشنل پریس کلب کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ کشمیر کے بارے میں پاکستان کے موقف کو امریکہ برطانیہ اور دوسرے تمام امن پسند ممالک صحیح تسلیم کر چکے ہیں۔ انہوں نے کہا مجھے امید ہے۔ کہ ساری دنیا اس سوال پر حق و صداقت کی حمایت کرے گی۔ انہوں نے کہا پاکستان ہندوستان کے خلاف کوئی جارحانہ ارادہ نہیں رکھتا۔ اور مجھے علم ہے کہ خود پنڈت جواہر لال نہرو بھی اس امر کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ انہوں نے کہا پاکستان امریکہ سے جو امداد حاصل کر رہا ہے۔ اس کا مقصد قطعاً جارحانہ نہیں۔ بلکہ وہ صرف اپنے دفاع اور حفاظت کے لئے ایسا کر رہا ہے۔ اور اسی دفاع اور حفاظت کی ضرورت اسے اس لئے پڑی ہے۔ کہ پنڈت نہرو نے مارچ ۱۹۵۰ء اور جولائی ۱۹۵۱ء میں دو دفعہ پاکستان کی سرحدوں پر اپنی فوجیں جمع کر دی تھیں۔

مسٹر سہروردی نے اپنے دورہ امریکہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میرے دورۂ امریکہ کا یہ مقصد نہیں۔ کہ میں امریکی امداد میں مزید اضافے کی درخواست کروں۔ کشمیر کے مسئلہ کا دوبارہ ذکر کرتے ہوئے مسٹر سہروردی نے کہا کہ پاکستان ہمیشہ نو آبادیاتی نظام کی مخالفت کرتا آیا ہے۔ اور ہم یہی محسوس کرکے کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کی حمایت کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا مجھے افسوس ہے۔ کہ اس کے برعکس ہی پنڈت نہرو نے ہمیشہ اس اصول کی خلاف ورزی

(باقی صفحہ پر)

آغا خان نے عالم اسلام کی بہبود کیلئے زبردست خدمات سرانجام دی ہیں

آغا خان کی وفات پر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے تاثرات

ہیگ ۱۳ ؍ جولائی۔ عالمی عدالت انصاف کے جج اور پاکستان کے سابق وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اسماعیلی فرقے کے راہنما سر آغا خاں کی وفات پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے ان کی ان خدمات کو نہایت شاندار الفاظ میں سراہا ہے۔ جو انہوں نے عالم اسلام کی بہتری و بہبودی کے لئے خصوصیت سے سرانجام دی ہیں۔ چوہدری صاحب نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ آغا خاں نے عالم اسلام کی فلاح و بہبود کے لئے جو زبردست خدمات انجام دیں۔ اس کے لئے دنیا بھر کے مسلمان مرحوم کے شکرگزار رہے ہیں۔ وہ ایک بہت بڑی شخصیت تھے۔ انہوں نے ہر نیک مقصد اور ہر ضرورت مند کی فراخدلانہ امداد کی ان کا انتقال ایک ایسے دور کا خاتمہ ہے جس میں آغا خان نے یورپ اور ایشیا دونوں جگہ نمایاں کردار ادا کیا۔

امریکی صدر اور وزیر خارجہ سے مسٹر سہروردی کی ملاقات

واشنگٹن ۱۳ ؍ جولائی - وزیر اعظم مسٹر سہروردی نے کل امریکہ کے صدر مسٹر آئزن ہاور۔ وزیر خارجہ مسٹر ڈلس اور دوسرے امریکی حکام سے اپنی آخری بات چیت کی۔ صدر آئزن ہاور سے ان کی ملاقات ۲۵ منٹ تک جاری رہی۔ ملاقات کے اختتام پر مسٹر سہروردی نے اخبار نویسوں کو بتایا۔ کہ ہماری یہ ملاقات انتہائی مفید رہی ہے۔ اور اس تبادلہ خیالات سے مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے۔ اور ہم اور زیادہ قریب ہو گئے ہیں۔

وزیر خارجہ مسٹر ڈلس سے مسٹر سہروردی کی ملاقات ایک گھنٹہ ۲۰ منٹ تک جاری رہی۔ ملاقات کے بعد مسٹر سہروردی نے کہا امریکی وزیر خارجہ سے میری ملاقات بہت اطمینان بخش ثابت ہوئی ہے۔ وزیر اعظم پاکستان اور امریکی صدر کے درمیان جو بات چیت ہوئی ہے آج وائٹ ہاؤس سے اس کے متعلق مشترکہ اعلان جاری ہو جائے گا۔

خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس

قیادت ربوہ کا ماہانہ اجلاس مورخہ ۱۵ ؍ بروز پیر بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں ہوگا۔ ربوہ میں موجود خدام کی حاضری لازمی ہے۔

قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

- اخبار احمدیہ -

ربوہ ۱۳ ؍ جولائی - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت عام دنوں کی نسبتاً بہتر ہے تھکان کی وجہ سے کچھ تکلیف ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۳ ؍ جولائی - حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع ہے۔ کہ ہلکی سی حرارت اب بھی ہو جاتی ہے۔ اور اس کے ساتھ درد نقرس اور اعصابی بے چینی بھی ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی طبیعت اب تک تاحال ناساز ہے۔ ٹانگ اور کمر میں درد ہے اور گھبراہٹ بہت ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

سر آغا خان کو مصر میں دفن کیا جائیگا

جنیوا ۱۳ ؍ جولائی۔ اسماعیلی فرقہ کے راہنما سر آغا خان کی نعش کو ان کی وصیت کے مطابق مصر میں اسوان کے مقام پر دفن کیا جائے گا۔ افریقہ میں اسماعیلی فرقہ کے لیڈر سر ابو پیر بھائی نے کل یہاں اس خبر کی تصدیق کی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ سر آغا خان کی ہدایت کے مطابق ان کی زندگی میں اس جگہ مغل طرز تعمیر پر سنگ مرمر کا ایک شاندار مقبرہ تعمیر ہو چکا ہوا ہے۔

شاہ ایران اور ان کی ملکہ ایران واپس پہنچ گئے

تہران ۱۳ ؍ جولائی۔ شہنشاہ ایران اور ملکہ ثریا اپنا یورپ کا دورہ مختصر کرکے واپس ایران پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے ایران میں زلزلہ آنے کی وجہ سے اپنا یہ دورہ مختصر کیا ہے۔ شاہ ایران آج تہران سے زلزلہ زدہ علاقہ کا دورہ کرنے کے لئے روانہ ہونے والے ہیں۔

پاکستان کے لئے دو ہیلی کوپٹر

واشنگٹن ۱۳ ؍ جولائی۔ صدر آئزن ہاور نے کل اعلان کیا ہے۔ کہ امریکہ پاکستان کو دو ہیلی کوپٹر دے رہا ہے۔ تاکہ انہیں ہنگامی حالات میں سامان پہنچانے کے لئے استعمال کیا جا سکے۔ یہ طیارے امریکی فوجی امداد کے تحت دیئے جا رہے ہیں۔ یہ ہیلی کوپٹر مشرقی پاکستان میں طغیانیوں کے موقعہ پر سامان پہنچانے کے لئے استعمال کئے جائیں گے ...

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ جولائی ۵۷ء

ڈھونگ

چونکہ سابقہ مجلس احرار اسلام کے زعماء اکثر دیوبندی ہیں اس لئے آج کل "نوائے پاکستان" بھی جو ان زعماء کا ترجمان ہے دیوبندی اہل علم حضرات کے خلاف بریلویوں کی سرگرمیوں کی مذمت میں پیش پیش ہے اور آجکل نوائے پاکستان کا شاید ہی کوئی پرچہ ہوگا۔ جس میں اس امر کے متعلق نہ لکھا جاتا ہو چنانچہ مورخہ ۷ جولائی ۱۹۵۷ء کے پرچہ میں دوسری ایسی باتوں کے علاوہ مولوی محمد علی صاحب جالندھری کی ایک تقریر کا بھی ایک خلاصہ دیا گیا ہے۔ جو آپ نے ہارون آباد میں کی ہے۔ اس کی موٹی سرخی یہ لگائی گئی ہے۔ "فرقہ وارانہ جھگڑے ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے"۔

لیکن تقریر کا جو خلاصہ دیا گیا ہے اس میں احمدیت کے خلاف پوری اشتعال انگیزی کی گئی ہے۔ صرف خبر کے آخر میں یہ چند الفاظ بطور حسنہ کے بڑھوائے گئے ہیں کہ

"مولینا نے پاکستان میں فرقہ وارانہ حالات کا تجزیہ کرتے ہوئے مسلمانوں کو اس سے پرہیز کرنے کی ہدایت کی اور فرمایا کہ اگر فرقہ واریت کو اسی طرح ہوا دی جاتی رہی۔ تو پاکستان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا۔ اور دشمن اس سے فائدہ اٹھائیگا"

فارسی میں اس کو "یک بام و دو ہوا" کے الفاظ سے بیان کیا جاتا ہے۔ معلوم نہیں وہ کونسی اصول پرستی ہے کہ جس کی رو سے احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیزی تو جائز ہے مگر دیوبندیوں کے خلاف ناجائز ہے اس تقریر میں مولینا نے یہ بھی فرمایا ہے کہ:۔

"اگرچہ مخلوط اور جداگانہ انتخاب شریعت کے خلاف ہیں اور اسلامی نقطۂ نظر سے غیر مسلم کی ووٹ جائز نہیں۔ لیکن ہم جداگانہ انتخاب کی اس لئے تائید کریں گے کہ مرزائیت کو اس طریقہ سے آسانی سے مسلمانوں سے علیحدہ کیا جا سکتا ہے"

(نوائے پاکستان ۷؍۷ صفحہ ۱۲)

آپ کے نزدیک اسلامی شریعت کی رو سے جداگانہ انتخاب بھی ناجائز ہے۔ مسلمانو! ذرا غور فرمانا احمدیت دشمنی میں یہ مبلغ اسلام اسلامی شریعت کی خلاف ورزی کرنے تک جانے کے لئے تیار ہیں۔ اس سے اندازہ کیجئے کہ ان لوگوں کا اسلام کیا ہے؟ اور یہ لوگ اسلام کے اور اس کی شریعت کے کتنے خیر خواہ ہیں۔ کیا اب بھی شبہ ہے کہ "تحفظ ختم نبوت" ایک ڈھونگ ہے جو پاکستان میں بدامنی پھیلانے کے لئے ان لوگوں نے رچا رکھا ہے؟ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ گو اسلامی شریعت میں فساد فی الارض جائز نہیں یہ اہل علم حضرات کہیں گے کہ چونکہ فساد فی الارض احمدیوں کی مخالفت میں ہے اس لئے ہم فساد فی الارض کریں گے نماز روزہ کی پابندی شریعت میں فرض ہے مگر چونکہ احمدی اس کی پابندی کرتے ہیں۔ اسلئے ہم نماز روزہ بھی ترک کر دیں گے۔

تادیبی کارروائی

ذیل میں روئداد مجلس شوریٰ جماعت اسلامی پاکستان منعقدہ ۱۵ تا ۱۹ اپریل ۱۹۵۱ء مرتبہ شعبۂ تنظیم جماعت شائع کردہ مرکزی مکتبہ جماعت اسلامی اچھرہ لاہور میں سے چند اقتباسات درج کئے جاتے ہیں:۔

"اس جائزے سے یہ معلوم ہوا کہ صرف دو حلقے ایسے ہیں۔ جن میں غیر اخلاقی کارروائیاں اور بے ضابطہ حرکات زیادہ وسیع پیمانے پر ہوئی ہیں۔ اور یہ دونوں حلقے وہ ہیں جن میں انتخابی تنظیم کا ذمہ جماعت نے بادلِ ناخواستہ نہیں لیا تھا۔ بلکہ جنہیں بے ضابطہ حلقوں کی حیثیت سے قبول کیا گیا تھا۔ ان دونوں حلقوں کے بارے میں مجلس شوریٰ نے امیر جماعت کو مشورہ دیا ہے کہ وہ جماعت اسلامی کے جن کارکنوں نے ان حلقوں کو منظور کرنے کی سفارش کی اور پھر ناروا کارروائیوں کو روکنے میں ناکام رہے۔ ان کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے"۔ (ص۲۲)

اسکے علاوہ چار حلقے ایسے ہیں جو براہ راست جماعت کے چارج میں تھے اور وہاں جماعت کے بعض کارکنوں نے یا تو خود خلاف اخلاق اور خلاف ضابطہ کارروائیاں کیں یا اپنے حامیوں کو ان کے ارتکاب سے روکنے میں کوتاہی برتی۔ ایسے کارکنوں کے خلاف بھی تادیبی کارروائی کرنے کا امیر جماعت کو مشورہ دیا گیا ہے۔ (ص۲۳)

اس بنا پر مجلس شوریٰ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ کسی ایسے رکن جماعت کو ہرگز معاف نہ کیا جائے جو کبھی انتخابی جدوجہد میں اخلاق اور ضابطے کے حدود سے تجاوز کرے۔ اور جماعت کے باہر کے جن لوگوں سے اس طرح کی حرکات کا صدور ہو آئندہ کے لئے ان کا تعاون قبول کرنے سے انکار کر دیا جائے۔ (ص۲۳)

جو شخص بلا اجازت بغیر کسی عذر شرعی کے مسلسل تین مرتبہ ہفتہ وار اجتماع سے غیر حاضر رہے اسے جماعت سے خارج کا نوٹس دیا جائے اور اس سے وجہ دریافت کی جائے کہ کیوں نہ اسے جماعت سے خارج کیا جائے۔ (ص۳۴)

جن جماعتوں سے بغیر کسی معقول وجہ کے مسلسل دو مرتبہ رپورٹ وصول نہ ہو ان کو نوٹس دے دیا جائے کہ وہ وجہ بیان کریں کہ ان کی جماعت کیوں نہ توڑ دی جائے۔ (ص۳۴)

جو لوگ جماعت کی رکنیت سے علیحدگی یا اخراج کے بعد پھر جماعت میں داخلے کی خواہش یا درخواست کریں ان کی رکنیت کا فیصلہ حلقے کے بجائے مرکز خود کیا کرے (ص۳۵)

ارکان جماعت میں جو بعض کچے لوگ داخل ہو گئے ہیں۔ ان کو تربیت کے ذریعے اوپر اٹھانے کی پوری کوشش کی جانے لیکن جو کوشش کے باوجود اصلاح قبول نہ کریں ان کو جماعت سے چھانٹ دینے کی فکر کی جائے (ص۳۵)

جماعت کے ارکان سے زکوٰۃ اور عشر کی وصولی کا باقاعدہ انتظام کیا جائے اور ان میں سے ہر ایک سے اس وصولی کا حساب بیت المال میں الگ رکھا جائے متفقین اور دوسرے لوگوں میں سے جو حضرات اس پر راضی ہوں ان کی زکوٰۃ اور عشر بھی باقاعدگی سے وصول کئے جائیں۔ (ص۳۸)

اس کے علاوہ دستور جماعت اسلامی کے مندرجہ ذیل حوالے ملاحظہ ہوں۔

"یہ تغیرات جس شخص کی زندگی میں رونما نہ ہوں اس کے متعلق یہ سمجھا جائے گا کہ وہ کلمۂ شہادت ادا کرنے میں صادق نہ تھا اور اس بنا پر وہ جماعت میں نہ لیا جائے گا یا لیا جا چکا ہو تو خارج کیا جائے گا۔ (ص۱۳)

ادائے شہادت کے بعد جو تغیرات ہر رکن جماعت کو بتدریج اپنی زندگی میں کرنے ہوں گے وہ یہ ہیں

(۸) فاسقین اور فجار اور خدا سے غافل لوگوں سے ربط و تعلق توڑنا اور صالحین سے ربط قائم کرنا۔

(۹) ان تمام اداروں سے تعلق منقطع کرنا جو جاہلیت کی خدمت کرتے ہوں اور جن کا مقصد حاکمیت رب العالمین کے قیام و اثبات کے سوا کچھ اور ہو ایسے اداروں کے ساتھ وقتی ضروریات کے لحاظ سے تعاون یا صلح و موادعت کے معاملات کئے جا سکتے ہیں۔ مگر یہ افراد کا کام نہیں بلکہ جماعت کا کام ہے۔ کوئی رکن جماعت انفرادی طور پر ایسے کسی ادارے کا جزء نہیں بن سکتا (ص۱۲ و ۱۳)

اگر ان کے شوہر یا اولیاء جاہلیت میں مبتلا ہوں حرام کماتے ہوں یا معاصی کا ارتکاب کرتے ہوں۔ تو صبر کے ساتھ ان کی اصلاح کے لئے ساعی رہیں ان کی حرام کمائی اور ان کی ضلالتوں سے محفوظ رہنے کی کوشش کریں اور ان کے ایسے احکام ماننے سے انکار کر دیں جو معصیت خدا اور رسول کے مترادف ہوں بلا لحاظ اس کے کہ ان کی حکم عدولی کے نتائج کیسے ہی برے ہوں" (ص۱۷)

ہم کو امید ہونی چاہیئے کہ کم سے کم تسنیم والے تو "تادیبی کارروائی" کے معنی سمجھ جائیں گے لیکن جیسا کہ ہم جانتے ہیں مشکل ہے

(باقی ص۴ پر)

زندہ خدا — پر — زندہ ایمان

اسلام کی ایک عظیم الشان نعمت جو آج صرف احمدیت پیش کرتی ہے

— خورشید احمد —

— ۲ —

زندہ ایمان کس طرح پیدا ہوسکتا ہے؟

اللہ تعالےٰ پر زندہ اور کامل ایمان پیدا کرنے کا دعوےٰ یقیناً ایک بہت بڑا دعوےٰ ہے۔ دہریت مادیت اور کفر و الحاد کے اس دور میں یہ آواز کہ انسان اسی جہان میں خدا تعالےٰ کو دیکھ سکتا ہے یقیناً بڑی حیرت اور تعجب سے سنی جائے گی۔ اس آواز کو سنکر طبعاً ہر شخص کے دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ آخر اس دعوےٰ کا ثبوت کیا ہے؟ وہ کونسے ذرائع ہیں۔ جن سے خدا تعالےٰ کی ہستی پر اس قسم کا کامل اور حقیقی یقین پیدا ہوسکتا ہے؟

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے پُر معارف لٹریچر میں اس سوال کا مکمل اور اطمینان بخش جواب موجود ہے۔ حضور علیہ السلام نے اپنے معرکۃ الآراء لیکچر اسلامی اصول کی فلاسفی میں بھی تفصیل کے ساتھ اس سوال پر روشنی ڈالی ہے۔ کہ کس طریق سے اللہ تعالےٰ پر ایسا ایمان پیدا ہوسکتا ہے۔ اس سلسلہ میں حضور نے اپنے ذاتی تجربہ کو پیش کرکے یہ دعوےٰ فرمایا ہے کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے اس غرض سے مبعوث فرمایا ہے۔ تا میں بنی نوع انسان کو وہ راہ دکھا دوں جس پر چلکر انسان ایک ذاتی بصیرت حاصل کرکے اور ایک پاک رویت سے مشرف ہوکر یقین کی آنکھ سے اپنے خالق و مالک کو دیکھ سکتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں

"ایک اسلام ہی ہے جس میں خدا بندہ سے قریب ہوکر اس سے باتیں کرتا۔ اور اس کے اندر بولتا ہے۔ وہ اس کے دل میں اپنا تخت بناتا اور اس کے اندر سے اسے آسمان کی طرف کھینچتا ہے..... ہر مرتبہ پر خدا تعالےٰ وہ تعلقات اپنے بندہ سے ظاہر کرتا ہے۔ کہ گویا اپنی الوہیت کی چادر اس پر ڈال دیتا ہے۔ اور ایسا شخص خدا کے دیکھنے کا آئینہ بن جاتا ہے۔ یہی بھید ہے جو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھے دیکھا۔ اس نے خدا کو دیکھ لیا۔ غرض یہ بندوں کے لئے انتہائی تمتیہ ہے اور اس پر تمام شکوک ختم ہوجاتے ہیں۔ اور پوری تسلی ملتی ہے۔ میں بنی نوع انسان پر ظلم کروں گا۔ اگر میں اس وقت ظاہر نہ کروں ۔ کہ وہ مقام جس کی میں نے یہ تعریفیں کی ہیں۔ اور وہ مرتبہ مکالمہ مخاطبہ جس کی میں نے اس وقت تفصیل بیان کی ہے۔ وہ خدا کی عنایت نے مجھے عنایت فرمایا ہے۔ تا میں اندھوں کو بینائی بخشوں اور ڈھونڈنے والوں کو اس گم گشتہ کا پتہ دوں اور سچائی قبول کرنیوالوں کو اس پاک چشمہ کی خوشخبری سناؤں۔ جس کا تذکرہ بہتوں میں ہے اور پانے والے تھوڑے ہیں۔ میں سامعین کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ خدا جس کے ملنے میں انسان کی نجات اور دائمی خوشحالی ہے وہ بجز قرآن شریف کی پیروی کے ہرگز نہیں مل سکتا. کاش جو میں نے دیکھا ہے لوگ دیکھیں اور جو میں نے سنا ہے وہ سنیں اور قصوں کو چھوڑ دیں اور حقیقت کی طرف دوڑیں وہ کامل علم کا ذریعہ جس سے خدا نظر آتا ہے۔ وہ میل اتارنے والا پانی جس سے اس بتقیقہ کا دوری ہو جاتی ہے خدا کا وہ مکالمہ اور مخاطبہ ہے جس کا میں ابھی ذکر کرچکا ہوں۔ جس کی روح میں سچائی کی طلب ہے۔ وہ اٹھے اور تلاش کرے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر روحوں میں سچی تلاش ہو۔ اور دلوں میں سچی پیاس لگ جاتے۔ تو لوگ اس طریق کو ڈھونڈیں۔ اور اس راہ کی تلاش میں لگیں..... اے عزیزو! اے پیارو کوئی انسان خدا کے ارادوں میں اس سے لڑ نہیں سکتا۔ کہ کامل علم کا ذریعہ خدا تعالےٰ کا الہام ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے پاک نبیوں کو ملا۔ پھر بعد اس کے اس خدا نے جو دریائے فیض ہے یہ ہرگز نہ چاہا کہ آئندہ اس الہام کو مہر لگا دے۔ اور اس طرح پر دنیا کو تباہ کردے۔ بلکہ اس کے الہام اور مکالمے اور مخاطبے کے ہمیشہ دروازے کھلے ہیں۔ ہاں ان کو ان کی راہوں سے ڈھونڈو۔ تب وہ آسمان سے تمہیں ملیں گے۔ وہ زندگی کا پانی آسمان سے آیا اور اپنے مناسب مقام پر ٹھہرا۔ اب تمہیں کیا کرنا چاہیئے تا تم اس پانی کو پی سکو یہی کرنا چاہیئے کہ افتاں و خیزاں اس چشمہ تک پہنچو۔ پھر اپنا منہ اس چشمہ کے آگے رکھ دو تا اس زندگی سے سیراب ہوجاؤ۔ انسان کی تمام سعادت اسی میں ہے۔ کہ جہاں اس روشنی کا پتہ ملے اس طرف دوڑے اور جہاں اس گم گشتہ دوست کا نشان پیدا ہو۔ اس راہ کو اختیار کرے.....

وہ خدا سچا خدا نہیں ہے جو خاموش ہے۔ اور سارا مدار ہماری اٹکلوں پر ہے۔ بلکہ کامل اور زندہ خدا وہ ہے۔ جو اپنے وجود

مقامِ محمود

— اختر گوبندپوری —

وقارِ زندگی ہو عظمتِ ہر انجمن تم ہو
قسم تقدیسِ ہستی کی بڑے باطل شکن تم ہو

تمہی سے خاک کے ذرّوں نے انوارِ خدا پائے
خدا شاہد ہے ظلمت گاہِ ہستی میں کرن تم ہو

ملی ہے سربلندی تم سے ایلوہ کی فضاؤں کو
بہاریں ناز جس پر کررہی ہیں وہ چمن تم ہو

تمہیں فضلِ عمر سے گہری نسبت ہے زمانے میں
زمانہ جانتا ہے ہر صداقت کا چلن تم ہو

حریمِ دہر میں روشن ہوئی شمعِ عمل تم سے
بساطِ دہر پر کردار کا اک بانکپن تم ہو

اگرچہ شورشیں ہوتی رہی ہیں اب بھی ہوتی ہیں
مگر ہر شورشِ حالات پر بھی خندہ زن تم ہو

منافق ہوں مخالف ہوں وہ خود ہی حشر کی ٹھانیں گے
وہاں ظلمت نہ ٹھہرے گی جہاں جلوہ فگن تم ہو

تمہارے در کی عظمت سے لیا درسِ وفا میں نے
مری شامِ غریباں کے لئے صبحِ وطن تم ہو

کا آپ پتہ دیتا رہتا ہے اور اب بھی اس نے یہی چاہا ہے کہ آپ اپنے وجود کا پتہ دیوے آسمانی کھڑکیاں کھلنے کو ہیں۔ عنقریب صبح صادق ہونے والی ہے مبارک وہ جو اٹھ بیٹھیں اور اب سچے خدا کو ڈھونڈھیں۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۲۱ تا ۱۲۴)

مکالمہ مخاطبہ اور الہام سے کیا مراد ہے

مندرجہ بالا حوالہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے مکالمہ مخاطبہ اور الہام الٰہی کو اللہ تعالیٰ کے متعلق کامل علم حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ مکالمہ مخاطبہ اور الہام کی جو تشریح آپ نے بیان فرمائی ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی ہدیہ احباب کردی جائے۔ حضور علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے کہ الہام کے لفظ سے اس جگہ یہ مراد نہیں ہے کہ سوچ اور فکر کی کوئی بات دل میں پڑ جائے۔ جیسا کہ جب شاعر شعر کے بنانے میں کوشش کرتا ہے یا ایک مصرعہ بنا کر دوسرا سوچتا ہے تو دوسرا مصرعہ دل میں پڑ جاتا ہے۔ سو یہ دل میں پڑ جانا الہام نہیں ہے۔ بلکہ یہ خدا کے قانون قدرت کے موافق اپنے فکر اور سوچ کا ایک نتیجہ ہے۔ . . . . . . الہام کیا چیز ہے وہ پاک اور قادر خدا کا ایک برگزیدہ بندہ کے ساتھ یا اس کے ساتھ جس کو برگزیدہ کرنا چاہتا ہے ایک زندہ اور باقدرت کلام کے ساتھ مکالمہ مخاطبہ ہے۔ . . . . خدا کے الہام میں ضروری ہے کہ جس طرح ایک دوست دوسرے دوست کو ملکر باہم ہم کلام ہوتا ہے اسی طرح رب اور اس کے بندے میں ہم کلامی واقع ہو اور جب کسی امر میں سوال کرے تو اس کے جواب میں ایک کلام لذیذ و فصیح خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہو جس میں اپنے نفس اور فکر اور غور کا کچھ بھی دخل نہ ہو۔ . . . اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ بندہ اس ذات سے باتیں کرتا ہے جو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے۔ دنیا میں خدا کا دیدار یہی ہے کہ خدا سے باتیں کرے . . . . . ایک صالح اور نیک بندہ کو بے حجاب الہام الٰہی شروع ہو جائے مخاطبہ اور مکالمہ کے طور پر ایک کلام روشن اور لذیذ و پُر معنی و پُر حکمت پوری شوکت کے ساتھ اس کو سنائی دے اور کم سے کم بارہا اس کو دیا اتفاق ہو کہ خدا تعالیٰ اور اس کے درمیان عین بیداری میں دس مرتبہ سوال و جواب ہوا ہو اس نے سوال کیا خدا نے جواب دیا پھر گذارش کی خدا نے اس کا بھی جواب عطا فرمایا۔ ایسا ہی دس مرتبہ خدا میں اور اس میں باتیں ہوتی رہیں۔ اور خدا نے ان مکالمات میں اس کی دعائیں منظور کی ہوں عمدہ معارف پر اس کو اطلاع دی ہو آنے والے واقعات کی اس کو خبر دی ہو اور اپنے مکالمہ سے بار بار کے سوال و جواب میں اس کو مخاطب کیا ہو تو ایسے شخص کو خدا کا بہت شکر کرنا چاہیئے کیونکہ خدا نے محض اپنے کرم سے اس کو اپنے تمام بندوں میں سے چن لیا اور ان صدیقوں کا اسکو وارث بنا دیا جو اس سے پہلے گذر چکے ہیں یہ نعمت نہایت ہی نادر الوقوع اور خوش قسمتی کی بات ہے۔ جس کو یہ مل جائے اسکے بعد جو کچھ ہے۔ وہیچ ہے۔ اس درجہ اور اس مقام کے لوگ اسلام میں ہمیشہ ہوتے رہے ہیں۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۱۸)

(باقی)

"کیکویو" زبان میں قرآن مجید کے ترجمہ کا کام مکمل ہو گیا

جیساکہ احباب کو علم ہے۔ ہمارا مشرقی افریقہ کا مشن سواحیلی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ نہایت دیدہ زیب صورت میں دس ہزار کی تعداد میں شائع کر چکا ہے اور یہ ترجمہ خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں کے عوام میں بہت مقبولیت حاصل کر چکا ہے

گذشتہ سال اس مشن نے یوگنڈا کی "لوگنڈا" زبان میں قرآن مجید کا پہلا پارہ شائع کیا ہے۔ اور بقیہ پاروں کی اشاعت کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

اب مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے اطلاع دی ہے۔ کہ کینیا کالونی کے سب سے بڑے قبیلہ "کیکویو" (KIKUYU) کی زبان میں قرآن مجید کا جو ترجمہ کیا جا رہا تھا وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس ہفتہ مکمل ہو گیا ہے اور اب نظرثانی کے لئے اسے ٹائپ کیا جا رہا ہے۔ امید ہے یہ ترجمہ ان ابتدائی مراحل میں سے گذرنے کے بعد جلدی ہی اشاعت کے لئے تیار ہو جائے گا۔

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ احمدیہ مشن مشرقی افریقہ کو جلد از جلد اس ترجمہ کی اشاعت کی توفیق عطا فرمائے تا اس قبیلہ کے لوگ بھی اسلام کے نور سے منور ہو سکیں

(وکالت تبشیر)

یاد رفتگان

حضرت مولوی غلام رسول صاحب مرحوم آف چانگریاں

از محمد ایوب صاحب وزیر آبادی از چانگریاں ضلع سیالکوٹ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت مولوی غلام رسول صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ حلقہ چانگریاں مورخہ ۲۷ جون ۱۹۵۷ء بروز جمعرات بوقت دوپہر بعارضہ یرقان و بخار بعمر ۷۶ سال رحلت فرما گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم بہت سی خوبیوں کے حامل تھے نماز باجماعت کی پابندی۔ تہجد گذاری ان کی زندگی بھر کا معمول تھا۔ آپ چونکہ رہنے والے تھے اجبی غیر شادی شدہ ہی تھے کہ ہمارے دو بزرگوں شیخ نور دین صاحب مرحوم و مستری نور دین صاحب کی دعوت پر چانگریاں تشریف لے آئے آپ نے ایک بیوہ سے شادی کر لی۔ اس کے بعد آپ کی دوسری شادی ایک دیندار نیک فطرت خاتون زینب بی بی صاحبہ سے ہوئی جن کے بطن سے پانچ لڑکے اور دو لڑکیاں مولوی صاحب نے بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ دونوں لڑکیاں شادی شدہ ہیں۔

مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت ۱۹۰۱ء میں کی اور اس عہد کو موت تک جس انشراح صدر و مستقل مزاجی سے نبھایا۔ وہ اپنی مثال آپ تھا۔ مولوی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ خلافت ثانیہ کے قائم ہونے پر غیر مبایعین کا فتنہ ان کے لئے کسی قسم کے تردد یا شک و شبہ کا باعث نہ ہوا۔ ان کی ساری زندگی باوجود مالی مشکلات کے قرآن مجید کا درس دینے اور قرآن مجید کا درس پڑھنے پڑھانے میں گذری نماز سے فارغ ہونے کے بعد اور خصوصاً عشاء کی نماز کے بعد قرآن کریم کی صورتیں پڑھتے عام طور پر سورہ کہف پڑھتے ذکر الٰہی کثرت سے کیا کرتے تھے۔ قرآن کریم ایسے عام فہم پیرایہ میں پڑھاتے کہ معمولی علم رکھنے والا انسان بھی اچھی طرح سے سمجھ جاتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور دیگر مسائل مثلاً وفات مسیح وغیرہ کی تائید میں ایسے انداز سے دلائل پیش فرمایا کرتے کہ انکار کی گنجائش نہ رہتی۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ تبلیغ کرنے کے لئے باہر نکل جایا کرتے اور خصوصاً ان دنوں میں جو مرکز کی طرف سے مقرر کئے جاتے سارا دن فریضہ تبلیغ کے لئے صرف کرتے۔ آپ کے ذریعہ سے کئی لوگ جماعت میں داخل ہوئے۔ اور کئی ایک جماعتیں بھی قائم ہوئیں۔ جن ایام میں آپ کی صحت اچھی تھی۔ اور حلقہ امارت وسیع تھا۔ خود کئی کئی دن وصولی چندہ کے سلسلہ میں باہر رہتے اور چندہ وصول کرتے۔ مرکز و نمائندگان کے ساتھ ہمیشہ تعاون کیا کرتے جماعتی جلسوں میں شراکت کرنا اپنا فرض سمجھتے جلسہ سالانہ پر ہمیشہ تشریف لے جاتے۔ آخری عمر میں باوجود ضعیف ہونے کے بھی جلسہ پر پہنچتے رہے ——— چند ماہ سے بوجہ بیماری کمزور ہوتے جا رہے تھے۔ علاج کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے بھی از راہ کرم ان کے لئے دعا فرمائی لیکن جس کے تقدیر سے دو بعجت ہوگئے۔ لیکن موت مقدر تھی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔

چندوں کی وصولی بڑھانے کے طریق

شروع سال سے ہی چندہ کی وصولی پر زور دیا جائے

وقت کے تقاضے کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چندوں کی وصولی کے لئے سردست جماعت کے سامنے جو کم از کم معیار پیش فرمایا ہے اس معیار پر غیر معمولی تاخیر کے بغیر پہنچنے کے لئے یہ لازمی اور لابدی ہے کہ شروع سال سے ہی چندہ عام ۔ حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی پر زور دیا جائے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آخری مہینوں میں غیر معمولی جدوجہد کر کے اکثر جماعتیں اپنے اپنے بجٹ سال ختم ہونے سے پہلے پورے کر دیتی ہیں ۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ بعض جماعتیں جو شروع سال میں سستی اور غفلت سے کام لیتی ہیں ان میں سے کئی جماعتیں سال کے آخر تک بھی اپنا بجٹ پورا نہیں کر سکتیں ۔ اور اخیر وقت پر انتہائی محنت اور کوشش کے باوجود بھی پیچھے رہ جاتی ہیں اور یہ کمی ان کے لئے آئندہ قدم بڑھانے میں بھی روک بن جاتی ہے۔ پس مستقبل قریب میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ :-

اوّل شروع سال سے ہی چندہ کی وصولی پر زور دیا جائے۔ شہری جماعتیں ہر دوست سے ہر مہینہ پوری شرح سے چندہ کی وصولی کا انتظام کریں اور زمیندار جماعتیں فصل کا چندہ کھلیانوں پر سے ہی وصول کر لیں ۔

دوم بقایوں کی وصولی کے لئے بھی پوری کوشش کی جائے ۔ جو عہدہ دار بقایوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور ہر ماہ صرف اسی مہینہ یا ہر فصل پر صرف اسی فصل کے چندوں کی وصولی کی کوشش کرتے ہیں وہ اپنے احباب کو ایک غلط روش کی عادت ڈال کر اپنے آپ کو بھی ثواب سے محروم رکھتے ہیں اور اپنی جماعتوں کو بھی آگے بڑھانے کی بجائے پیچھے کی طرف کھینچتے ہیں ۔ کسی حقیقی مجبوری اور نظارت بیت المال کی معین منظوری کے بغیر سابقہ بقایا جات کی وصولی نظر انداز نہیں کرنی چاہیئے اور اس غرض کے لئے ضروری ہے کہ ہر جماعت رجسٹر کھاتہ مکمل رکھے ۔ پس اگر آئندہ کوئی سیکرٹری مال اپنی جماعت کے کھاتے مکمل نہیں رکھے گا تو اس کے متعلق یہی سمجھا جائے گا کہ وہ اپنی جماعت کو قعر مذلت میں دھکیلنے کے لئے بضد ہے ۔ امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان جو اپنی جماعت کی ہر قسم کی بہبودی کے ذمہ وار ہیں ان کا فرض ہے کہ اس امر کی نگرانی رکھیں ۔ اور اگر کوئی سیکرٹری مال یا محاسب رجسٹر کھاتہ مکمل نہ رکھنے پر مصر ہو تو اسے ہٹا کر کسی دوسرے مخلص اور مستعد دوست کو اس خدمت پر مقرر کرنے کے لئے مناسب اقدام کریں ۔ ورنہ محض ایک شخص کی غفلت یا خود سری اس پوری جماعت کے تنزل کا ذریعہ بن جائے گی۔ اِلّا ماشاء اللہ

سوم ۔ چندوں میں اور چندوں کی ادائیگی کے ذریعہ احباب کی آمدنیوں میں غیر معمولی ترقی کا سب سے بڑا گر یہ ہے کہ چندہ کے مطالبہ کو بجٹ تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہر لحظہ اور ہر آن جماعت احمدیہ پر اپنے فضلوں کی جو بارش نازل فرما رہا ہے اور یہ فضل موجودہ احباب کی آمدنیاں بڑھانے کے رنگ میں بھی ہو رہا ہے اور نئے احباب کو جماعت میں شامل کرنے کے لحاظ سے بھی جاری ہے ۔ اسی کے مطابق چندہ وصول کرنا چاہیئے ۔

چندہ کی ادائیگی کا مطالبہ کرتے وقت اس آمد کو بھی مدنظر نہ رکھا جائے جو بجٹ میں درج کی گئی تھی بلکہ چندہ کا مطالبہ اس آمد پر قائم کیا جائے جو چندہ کی ادائیگی کے وقت کسی دوست کو حاصل ہو ۔ یہ محض خیالی باتیں نہیں ہیں ۔ اگر اس فہرست کا بغور مطالعہ کیا جائے جو فاستبقوا الخیرات کے عنوان کے ماتحت شائع ہو چکی ہے ۔ تو معلوم ہو گا کہ بیسیوں جماعتوں نے بجٹوں سے زیادہ وصولی کر کے اس کلیہ پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے ۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ جو مقام جماعتوں کی اتنی بڑی تعداد حاصل کر چکی ہے اس مقام کا حاصل کرنا دوسری جماعتوں کے لئے ممکن نہ ہو ۔ صرف عزم اور استقلال سے محنت کرنے کی ضرورت ہے ۔ اور بس جماعت میں ایمان موجود ہے اور افراد بھی

(م) سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتے ۔ موجودہ شرح پر چندہ کی ادائیگی تو ایک حقیر سی قربانی ہے ۔ اس لحاظ سے عہدہ داروں پر ایک بہت بڑی ذمہ داری عاید ہوتی ہے ۔ اگر عہدہ دار سمجھ بوجھ سے کام لے کر اپنے فرائض ادا کریں ۔ تو وہ اپنے لئے بھی سعادت دارین حاصل کر سکتے ہیں اور اپنی جماعتوں کو بھی آسمان احمدیت کے قمر اور ستارے بنا کر چمکا سکتے ہیں ۔ لیکن عہدہ دار سستی اور غفلت سے کام لیں تو نہ صرف وہ خود بھی محروم ہی اور شقاوت کا شکار رہتے ہیں بلکہ اپنی جماعتوں کو بھی قعر مذلت میں گرا دیتے ہیں الا ماشاء اللہ

پس عہدہ داروں کو چاہیئے کہ اپنی ذمہ داریوں کو پہچانیں اور افراد جماعت کے عہدوں کو نبھانے کا ذریعہ بنیں ۔ ان کے عہدوں کی خلاف ورزی کا ذریعہ نہ بنیں جو خدا تعالیٰ نے کے ... باندھے گئے تھے

تحریک جدید کی اہمیت

ذیل میں تحریک جدید کی اہمیت کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ارشاد اس لئے شائع کیا جا رہا ہے کہ وہ احباب جو تحریک جدید میں شامل ہیں وہ اپنے وعدے ۳۱ جولائی تک سو فیصدی پورے کریں اور وہ احباب جو ابھی تک اس خدائی تحریک میں شامل نہیں ہوئے وہ بھی اس کو پڑھ کر حصہ لیں ۔ فرمایا :-

"میں اللہ تعالیٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں کہ یہ کام اسی کا ہے میں صرف اس کا ایک حقیر خادم ہوں ۔ لفظ میرے ہیں مگر حکم اس کا ہے"۔

نیز فرمایا :- "میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہ تھی ۔ اچانک میرے دل پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی ۔ پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کا اظہار کروں میں کہہ سکتا ہوں کہ تحریک جدید خدا نے جاری کی ۔ میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی ۔ میں بالکل خالی الذہن تھا ۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے جماعت کے سامنے پیش کر دی ۔ پس یہ میری تحریک نہیں خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے"۔

اور فرمایا "یہ مت خیال کرو کہ تحریک جدید میری طرف سے ہے ۔ نہیں ۔ بلکہ اس کا ایک ایک لفظ میں قرآن کریم سے ثابت کر سکتا ہوں اور ایک ایک حکم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں دکھا سکتا ہوں ۔ مگر سوچنے والے دماغ اور ایمان لانے والے دل کی ضرورت ہے"۔

"پس یہ مت خیال کرو کہ جو میں نے کہا ہے وہ میری طرف سے ہے ۔ بلکہ یہ اس نے کہا ہے جس کے ہاتھ میں تمہاری جان ہے ۔ میں اگر مر بھی جاؤں تو وہ دوسرے سے یہ کہلوائے گا اور اس کے مرنے کے بعد اور سے بھی ۔ بہرحال چھوڑے گا نہیں ۔ جب تک تم سے اس کی پابندی نہ کرائے ۔ یہ پہلا قدم ہے"۔ (الفضل ۲۱ دسمبر ۱۹۳۵ء)

پس اے تحریک کے پہاڑو سپاہیو ! آگے بڑھو اور عمل اور کردار سے اپنا وعدہ سال رواں یا اگر کچھ بقایا بھی ہو تو ۳۱ جولائی تک سو فیصدی پورا کر کے اللہ تعالیٰ کی حمد کے گیت گاؤ اور وہ جو ابھی تک تحریک جدید میں شامل نہیں ہوئے وہ اس کو پڑھ کر تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہو جائیں ۔ ... وکیل المال تحریک جدید ربوہ

اعانت الفضل

بیگم صاحبہ چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب وکیل القانون تحریک جدید نے اپنی لڑکی کی الفیف۔ اے میں کامیابی پر مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں ۔

جزاھا اللہ احسن الجزاء

(مینجر الفضل)

درخواست دعا

مکرم جناب خان میر خانصاحب بیمار ہیں احباب جماعت احمدیہ اندرون و بیرون قادیان سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے ۔ آمین

سیدہ خورشید احمد منور ابن علی ربوہ

میں نے اس چندہ کو لازمی کر دیا ہے

ہر مرد، عورت کا فرض ہے کہ اس میں حصہ لے

فرمایا۔
(۱) "اول تو ہمارا یہ فرض ہے کہ ہر مبلغ کو زیادہ سے زیادہ خرچ بھجوائیں۔ تا وہ نہ صرف خود اچھی طرح گذارہ کر سکے۔ بلکہ مختلف جگہوں پر دورہ کر کے تبلیغ کو وسیع کر سکے۔"

(۲) دوم اسی طرح دوسرے ممالک سے مزید طالب علم بلائے جائیں اور انہیں دینی تعلیم دے کر تبلیغ کے لئے تیار کیا جائے۔"

(۳) "تیسرے ضروری لٹریچر وسیع پیمانے پر تیار کیا جائے۔"

(۴) "چوتھے تحریک جدید کے چندہ کو مضبوط کیا جائے" اور

(۵) انیس سال کے دور کو اس کا اختتام نہ سمجھ لیا جائے۔ یہ دور تمہیں اس لئے ملا تھا کہ تم میں قربانیوں کی عادت پیدا ہو۔"

(۶) "اب میں نے اس چندہ کو لازمی کر دیا ہے۔ جماعت کے ہر مرد اور عورت کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے پانچ روپیہ کی شرط قائم ہے۔"

۱۹۳۴ء سے تحریک جدید کے چندہ سے تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کا ایک اہم فریضہ ادا کیا جا رہا ہے اور انیس سالہ پہلے دور کے خاتمہ پر کسی احمدی کو یہ وہم و گمان بھی نہیں ہونا چاہیے کہ اب چندہ کی ضرورت نہیں رہی۔ اس لئے کہ تبلیغ اسلام کا جہاد تو ایک جہاد کبیر ہے جو انسان کی زندگی تک ممتد ہے۔ اس کام سے ایک مومن کو اس کی موت ہی روک سکتی ہے اور کوئی چیز نہیں۔ پس وہ جو ابھی تک تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کے چندہ میں شامل نہیں وہ اپنی طاقت اور مالی وسعت کے مطابق اس میں حصہ لیں لیکن اگر کسی کی مالی حالت بہت کمزور ہو گئی ہے تو وہ کم از کم پانچ روپیہ سالانہ دے کر شامل ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے آئندہ اسمیں مزید اضافہ کر کے دینے کی توفیق بخش دے گا۔

اور وہ جو شامل ہیں لیکن ابھی تک ان کا وعدہ قابل ادا ہے۔ انہیں چاہیئے کہ ۳۱ جولائی تک جو سابقون کا دوسرا دور ہے ادا فرمائیں۔ پس عہدہ دار کوشش فرمائیں کہ ان کی جماعت کا وعدہ اس تاریخ تک سو فیصدی پورا ہو جائے۔

(وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) قریشی علی محمد صاحب اور ان کے گھر کے افراد کراچی میں بعارضہ انفلوئنزا بیمار پڑے ہوئے ہیں۔ تا حال کوئی افاقہ نہیں۔ جملہ افراد جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ ایم غلام رسول اینڈ سنز، کھٹی جنرل سٹور بنی سرروڈ سندھ

(۲) خاکسار چھ سات روز سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ کرم دین ڈی۔ باغ محلہ جہلم

(۳) عزیزم تبصر احمد کھوکھر بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے۔ احباب عزیز کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ شیخ عبد القیوم از چنیوٹ

(۴) میرا بیٹا آفتاب احمد تقریباً سوا سال سے لاپتہ ہے۔ درویشان قادیان اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ اس کے بخیریت ہمیں جلد از جلد ملنے کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے چھوٹے بچوں کو خادم دین بنائے۔ آمین۔ اہلیہ سہراب احمد۔ ربوہ

(۵) میری اہلیہ کی عرصہ تین ماہ سے آنکھوں کی بینائی بند ہو گئی ہے۔ احباب جماعت دعائے صحت فرمائیں۔ محمد حسین چک چھٹہ ضلع گوجرانوالہ

(۶) میرا بھائی عزیزم منیر احمد سونگ رسول ہائی سکول میں سینیئر کلاس کے فرسٹ ایئر کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد انور مدرس سونگیاں ضلع سیالکوٹ

یہ صدقہ جاریہ ہے

پنج سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ میں شامل ہو کر ثواب دارین حاصل کیجئے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دیر سے خواہش تھی کہ جماعت کے غریب طبقے کو بھی اعلیٰ تعلیم سے بہرہ ور کیا جائے۔ حضور کی اس مقدس خواہش کو پورا کرنے کے لئے شوریٰ ۱۹۵۵ء میں پنجسالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ جاری کر کے عملی قدم اٹھایا گیا۔ شوریٰ ۱۹۵۶ء کے فیصلے کے مطابق نمائندگان شوریٰ تو لازمی طور پر اس سکیم میں حصہ لیں گے۔ لیکن ہر احمدی دوست کو اس سکیم میں شامل ہو کر قوم کے تعلیمی معیار کو بلند کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

قرضہ حسنہ سے جمع شدہ رقم کا ⅕ حصہ تو صدر انجمن احمدیہ تجارت میں لگا کر رقم کو بڑھانے کی کوشش کرے گی۔ باقی تمام روپیہ ان غریب اور نادار مگر قابل اور لائق طلباء کو وظائف بطور قرضہ حسنہ دینے میں خرچ کیا جائے گا جو میٹرک پاس کر کے کالج میں تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہوں۔

ظاہر ہے کہ اس سکیم کو جس قدر وسیع کیا جائے گا اسی قدر قوم کے لئے یہ مفید ترین ہوتی چلی جائے گی۔ اور ہماری دیہاتی جماعتوں میں بھی بی۔ اے۔ ایم۔ اے نوجوان نظر آنے لگیں گے۔ موجودہ زمانے میں وہی قوم دنیا میں ترقی کر سکتی ہے جو اعلیٰ تعلیم کے زیور سے مزین ہو۔ پس ہر بھائی اور بہن اس سکیم کو کامیاب بنانے کی کوشش کرے۔

ذی استطاعت احباب زیادہ سے زیادہ رقم ماہوار قرضہ حسنہ کے طور پر اس سکیم میں ادا کریں۔ لیکن جو زیادہ نہ دے سکتے ہوں وہ دوست ایک روپیہ ماہوار دے کر بھی شامل ہو سکتے ہیں۔

احباب اس بات کو مدنظر رکھیں کہ وعدہ کر کے پھر باقاعدگی کے ساتھ اس پر عمل کر کے ہی مفید نتائج پیدا کئے جا سکتے ہیں۔ اس لئے جو رقم بھی ماہوار ادا کرنے کا وعدہ کیا جائے اسے باقاعدہ ماہوار بلا ناغہ ادا کرتے چلے جانا ضروری ہے۔

یاد رکھئے یہ صدقہ جاریہ ہے جس کا ثواب تو نسلاً بعد نسل ملتا چلا جائے گا۔ لیکن وصول شدہ رقم پانچ سال کے بعد انجمن کی مقرر کردہ شرائط کے ماتحت واپس مل جائے گی۔ (ناظر تعلیم۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

میری لڑکی عزیزہ رضیہ بیگم مورخہ ۲۹ / ۶ / ۵۷ کو نو بجے شب انتقال کر کے اپنے مولا حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی عمر ۳۴½ سال تھی۔ مرحومہ نے اپنی یادگار چار خورد سال بچے چھوڑے ہیں۔ بزرگان کرام مرحومہ کے بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ اور ہر قسم کے چندوں میں باقاعدہ حصہ لیتی تھیں۔ چوہدری ہدایت اللہ صاحب چک ۱۲۱/۳ H-R ریاست بہاولپور کی دختر اور چوہدری رحمت اللہ صاحب مرحوم کی بہو تھیں۔ نیز احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور بچوں کا حافظ و ناصر ہو آمین۔ ماسٹر اللہ داد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شہزادہ ضلع سیالکوٹ

سوئی گیس اور صنعتی ترقی

سوئی کے مقام پر قدرتی گیس کے ذخائر کی دریافت سے پاکستان نے اپنے معدنی وسائل میں سے قدرت کا ایک ایسا تحفہ پالیا ہے۔ جو پاکستان اور اس کے ترقیاتی منصوبوں کیلئے کروڑوں روپے کی قیمت کا حامل ثابت ہوگا۔

قدرتی گیس ایک ایسی آتشگیر گیس کا مرکب ہے جو زیادہ تر ہائیڈرو کاربنس پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور عام طور پر معدنی تیل کے ذخائر کے ساتھ ایک ہی علاقہ میں پایا جاتا ہے۔ اس کی افادیت دوہری ہے۔ اول یہ صنعتوں اور گھریلو استعمال کے لئے ایک سستا ایندھن ثابت ہوتا ہے۔ دوسرے متعدد کیمیائی اشیاء کے بنانے میں خام مواد کا کام دیتا ہے۔

کھاد کی تیاری

قدرتی گیس سے جو چیزیں خاص طور پر تیار کی جا سکتی ہیں۔ ان میں نائٹروجن کھاد ہے جو پاکستان جیسے ملک کی زرعی ترقی کے منصوبوں کیلئے انتہائی مفید ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جو نائٹروجن ہوا میں نائٹروجن گیس کی شکل میں پائی جاتی ہے۔ اسے چھوٹے پودے اپنی غذا کا جزو نہیں بنا سکتے ان کے لئے نائٹروجن کا تحلیل پذیر شکل میں ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ اس صدی کے آغاز تک زراعت کا انحصار نائٹروجن کے اجزائے ترکیبی مثلاً سوڈیم نائٹریٹ اور امونیم سلفیٹ وغیرہ پر ہی تھا۔

اول الذکر عام طور پر صحرائی علاقوں میں پایا جاتا ہے جیسے چلی میں اور آخر الذکر پتھر کا کوئلہ صاف کرنیکی بھٹیوں اور گیس کے کارخانوں کی ذیلی پیداوار ہے لیکن ١٩١٣ء میں یہ صورت حال بالکل بدل گئی۔ جبکہ جرمنی کے ہیبر طریق کار کے تحت امونیا کے اجزائے ترکیبی ہائیڈروجن اور نائٹروجن کے ذریعہ امونیا تیار کرنے کا پہلا پلانٹ تجارتی پیمانے پر قائم کیا گیا۔ اب اسی طریق کار کے تحت امونیا تیار کرنے کے لئے جو ہائیڈروجن مطلوب ہوتی ہے۔ وہ قدرتی گیس سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

ہائیڈروجن اور نائٹروجن کو جب متذکرہ طریق کار کے تحت امونیا بنانے کے لئے ملایا جاتا ہے۔ تو اسکے نتیجہ میں کسی نہ کسی قسم کا مثلاً امونیم نائٹریٹ یا کیلشیم نائٹریٹ کھاد تیار ہو جاتا ہے۔

زرِ مبادلہ کی بچت

پاکستان میں ان دونوں چیزوں کی پیداوار کا مطلب بھاری تعداد میں زرِ مبادلہ کی بچت ہے اور اس سے بھی زیادہ ملک کی معیشت میں ترقی کا ذریعہ ہے کیونکہ ان دونوں قسم کے کھادوں کی پیداوار کے اضافہ کی بے حد ضرورت ہے اور جب یہ ضرورت پوری ہو جائے تو اس کے نتیجہ کے طور پر ڈالر کے علاقے سے بھاری مقدار میں خوراک منگانے پر جو زرِ مبادلہ صرف ہوتا ہے۔ اس میں کافی بچت ہو سکتی ہے۔

کیمیکلز کے میدان میں قدرتی گیس کی جو ذیلی پیداوار ہیں وہ ایک وسیع صنعت کا ذریعہ ثابت ہو سکتی ہیں — ایتھین، پروپین اور بیوٹین یہ سب کے سب قدرتی گیس کے وہ اجزا ہیں جو کیمیکل انڈسٹری کے لئے انتہائی مفید خام مواد ثابت ہو سکتے ہیں ایتھین سے جب ہائیڈروجن خارج کر دی جائے تو یہ ایتھیلین بن جاتی ہے۔ جس سے پولیتھین تیار کی جا سکتی ہے۔ جو پلاسٹک کی اشیاء بنانے کے سلسلہ میں کلیدی حیثیت رکھتی ہے پروپین اور بوٹان سے بھی ایتھیلین تیار کرنے میں کام آ سکتے ہیں۔

جب پروپانے گیس کو نکال دینے سے ایتھیلین تیار ہو جاتی ہے۔ تو اس کی ایک ذیلی پیداوار پروپیلین پیدا ہوتی ہے۔ جو صاف کرنے والی اشیاء گلیسرین وغیرہ کی تیاری میں کلیدی مواد ثابت ہوتی ہے۔

گلیسرین جدید کیمسٹری میں بہت کام آتی ہے۔ اور اس سے بھی زیادہ زبردست دھماکوں والے اسلحہ بنانے میں کارآمد ثابت ہوتی ہے۔ ان کیمیائی اشیاء کے علاوہ ایسی کئی سو دوسری اشیاء ہیں۔ جو قدرتی گیس کے مختلف اجزاء کی محتاج ہیں۔ یہ میدان موجودہ کیمسٹری کے دوا سازی کے شعبے تک وسیع ہے اور بجائے خود ایک اہم صنعت کی بنیاد ثابت ہو سکتا ہے۔

بھٹوں اور چولھوں کیلئے ایندھن

قدرتی گیس مختلف صنعتوں میں ایندھن کی حیثیت سے بہت اہم ہے تقریباً ہر جگہ ہی قدرتی گیس کے ذخائر پائے جاتے ہیں اور یہ گیس صنعتکاروں کو تیل سے زیادہ سستے نرخوں پر ایندھن کے لئے مہیا کی جاتی ہے علاوہ ازیں عام گھروں میں بھی چولہوں اور بھٹیوں میں اس گیس کو ایندھن کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

کسی صنعت کو شروع کرنے کے منصوبے میں جس میں ایندھن کی بھاری مقدار میں ضرورت پڑتی ہو قدرتی گیس کی فراہمی ایک امید افزا عنصر ثابت ہوتی ہے۔ پاکستان کے لئے یہ اور بھی زیادہ اہم ہے کیونکہ اس کے پاس کوئلہ کے ذخائر زیادہ نہیں ہیں۔ اور تیل کی ضرورت بھی زیادہ تر درآمدات سے پوری ہوتی ہیں۔

اس قدرتی تحفہ کو کام میں لاکر پاکستان اپنی معیشت کو صنعتی بنانے میں اتنی تیز رفتاری سے ترقی کر سکتا ہے جتنی تیز رفتاری سے وہ کبھی دوسرے ذریعہ سے کوئی نہیں کر سکتا تھا۔ قدرتی گیس کی صورت میں نہ صرف پاکستان کے پاس بھاری مقدار میں ایندھن موجود ہے۔ بلکہ یہ ایک ایسی کیمیکل انڈسٹری کی بنیاد بھی ثابت ہو سکتی ہے، جو کسی وقت بھی ملک کی معیشت کے مختلف شعبوں کی کفالت بھی کر سکتی ہے

پاکستان اور کیمیائی اشیاء

مصنوعی ریشم

آجکل مصنوعی اشیاء کی ایک بھاری تعداد تجارتی بنیاد پر تیار کی جا رہی ہے اور بعض معاملات میں ان کی تیاری کی معقول وجوہ ہیں۔ مثلاً مصنوعی ریشم جو ابتداء گزشتہ صدی کے اواخر میں پیدا کیا گیا تھا۔ اسے بڑی تیزی سے مقبولیت حاصل ہوئی۔ صرف اسلئے نہیں کہ یہ سستا تھا بلکہ سستا ہونیکے علاوہ مصنوعی ریشم کے کپڑے کو مختلف اعلیٰ سے اعلیٰ اقسام میں بھی تیار کیا جا سکتا تھا۔ پھر مضبوطی اور زیادہ عرصہ تک کارآمد رہنے کے معاملہ میں بھی مصنوعی ریشمی کپڑا اصلی ریشمی کپڑے کے مقابلہ میں بہت آگے ہے۔ اور قدرتی ریشم کی پیداوار کے مقابلہ میں بیس پچیس گنا زیادہ مقدار میں اور کم از کم پانچ گنا کم قیمت میں تیار ہو رہا ہے حالیہ چند برسوں میں ریشمی کپڑے کے علاوہ چند دوسری اقسام کا کپڑا بھی تیار ہونے لگا ہے مثلاً نائیلون، آرڈن اور ٹیری لین وغیرہ۔

مصنوعی ربڑ

مصنوعی ربڑ کی پیداوار کی ابتدا جنگی حالات کے نتیجہ میں ہوئی تھی۔ امریکہ میں ١٩٤١ء میں ٨ ہزار ٹن کے قریب مصنوعی ربڑ کی اشیاء تیار ہوتی تھیں۔ لیکن ١٩٤٥ء میں یہ مقدار ٨٠ ہزار ٹن تک پہنچ [illegible]

٤ اگرچہ اس کے بعد مصنوعی ربڑ کی پیداوار میں کمی کر دی گئی لیکن بعد میں اس سے بھی زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ مصنوعی ربڑ پیدا کر کے ذخیرہ کی گئی۔

اوقات روانگی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس
از سرگودھا براستہ لاہور	٣ ½	٤ ⅕	٥ ½	٦ ½	٧ ½	٨ ¾	١٠	١١ ½	٣	٤ ½
از لاہور براستہ سرگودھا	٣ ½	٥	٦ ½	٧	٨ ½	١٠ ½	١٢	١٣ ½	١٥	١٦
از گوجرانوالہ براستہ سرگودھا	٥ ¾	١٠ ½	١٥ ¼	نوٹ :- لاہور سرگودھا کے درمیان ۵ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے۔ جنرل مینیجر۔						
از سرگودھا براستہ گوجرانوالہ	٥ ¾	١٠ ½	١٥ ½							

روزنامہ الفضل ربوہ مؤرخہ ۱۴ جولائی ۱۹۵۷ء

کشمیر کے بارے میں پاکستان کا موقف (بقیہ صفحہ اول)

کی ہے اور وہ اس کے برعکس پنڈت نہرو کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ پنڈت نہرو ہمیشہ کشمیر کا حوالہ دے کر ایک موہوم خطرہ کا اعلان کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ اس خطرہ کا وجود سوائے ان کے تصور کے اور کسی جگہ نہیں۔ مسٹر سہروردی نے کہا پاکستان شروع سے کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کی حمایت کرتا آیا ہے اور اب اس نے اس معاملہ کو اقوام متحدہ کے انصاف پر چھوڑ دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہندوستان نے اقوام متحدہ کی قرار دادوں اور بین الاقوامی معاہدوں پر دستخط کئے۔ لیکن ہمیشہ انہیں عملی شکل دینے میں الجھنیں ڈالی ہیں اور ہر اس تجویز کو جو اس مسئلہ کو حل کر سکتی تھی مسترد کر دیا ہے۔

پاکستان کے اسلامی مملکت کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا انسانی مساوات اور جمہوری طرز زندگی اسلامی عقائد ہیں اور اس لئے ہم نے پاکستان کو ایک اسلامی مملکت قرار دیا ہے۔ اس سے مراد مخصوص قسم کی مذہبی مملکت نہیں۔ مسٹر سہروردی نے کہا پاکستان کی اسلامی ریاست میں ملائیت کی کوئی گنجائش نہیں۔ اور اسلامی معاشرہ میں رہبانیت کو قطعاً تسلیم نہیں کیا گیا۔

مسٹر سہروردی نے پھر اس امر کا اعادہ کیا کہ کوئی وجہ نہیں کہ آئندہ سال مارچ میں ملک میں عام انتخاب نہ ہو سکیں۔

تصحیح

الفضل ۱۵۸ مؤرخہ ۷/۵ ۱۴ میں اعلان متعلق داخلہ بی۔ ایڈ یونیورسٹی میں ایک غلطی ہو گئی ہے انٹرویو کی تاریخ ۷/۵ ۱۲ لکھی گئی ہے۔ حالانکہ ۷/۵ ۱۳ لکھی جانی چاہئے تھی احباب تصحیح فرمالیں۔ (ناظر تعلیم)

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

کہ وہ سمجھ سکیں۔ البتہ ہم چند سیدھے سوالات مزید پوچھ لیتے ہیں کہ شاید وہ اسی طرح ہی سمجھ جائیں۔ سوالات حسب ذیل ہیں۔

(۱) موجودہ ایڈیٹر کو "تسنیم" سے کیوں نکلنا پڑا تھا؟

(۲) ملک سعید صاحب کو تسنیم سے کیوں نکالا گیا۔ وہ اب کہاں ہیں؟

(۳) ارشاد احمد صاحب کو تسنیم سے کیوں جواب دیا گیا وہ اب کہاں ہیں؟

(۴) غازی عبد الجبار اور دوسرے کئی ایک ارکان مجلس شوریٰ سے کیوں مستعفی ہوئے یا خارج کئے گئے

(۵) کیا یہ تادیبی سزائیں نہیں؟ کیا ایسی تادیبی سزائیں ہو ریاست اندر ریاست برپا کرنے کے مترادف ہیں؟

تادیبی سزاؤں کے جواز کے متعلق ہم الفضل میں کئی بار وضاحت کر چکے ہیں خاص کر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا مضمون بڑی حد تک مفصل ہے ایک حق جُو انسان کے لئے مزید اعتراض کی گنجائش نہیں رہتی لیکن افسوس ہے کہ اسلامی جماعت کا ترجمان اخبار تسنیم اس کے باوجود غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ چنانچہ ہمارے اداریہ الفضل مورخہ ۹ جولائی ۵۷ء میں سے ایک ٹکڑا علیحدہ کر کے اس لئے پھر اشتعال انگیزی کی ہے۔ جب کوئی جان بوجھ کر غلط بیانی پر تل جائے تو اس کا علاج سوا دعا کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ سو دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو ہدایت دے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم مختار احمد صاحب ایاز قریباً سات ماہ پاکستان میں گذارنے کے بعد کل ۱۱ جولائی کو مع اہل و عیال بذریعہ بحری جہاز واپس ٹانگانیکا (مشرق افریقہ) روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب ان کے بخیریت واپس پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں

محمد شریف اشرف از ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴